آدم ڈے 2009

خواجہ شمس الدین عظیمی

کا خصوصی خطبات

Acd vol 178

Track 1

۱۔انجیل ،وید اور قرآن کی تعلیمات کیا ہیں ؟(آدم ڈے ۲۰۰۹)

۲۔کائنات کی بنیاد کیا ہے ؟(28 جنوری فجر میں خطاب)

... اعوز با اللہ

... بسم اللہ

... دو منٹ کی ریکارڈنگ خراب

... بسم اللہ

میرے دوستوں ،بھا ئیوں، بہنوں اور بزرگوں السلام و علیکم، اسلام میں سلام
کرنے کا دستور ہے اور ہمارے پیارے نبی پیغمبر ﷺ نے پورے مسلمانوں کو حکم دیا
ہے کہ جب تم آپس میمیلوں یا کوئی بھی تم سے ملے تو تم سلام میں پہل کرو ۔
سلام کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی کے ساتھ محفوظ رکھے ۔ اور
اللہ تعالیٰ تمہارا حامی اور مدد گار ہو یہ اسلام کا ایک ایسا طریقہ ہے کہ ہر
آدمی دوسرے آدمی کو دعا دیتا ہے اور دوسرا بھی آدمی وعلیکم السلام کہہ کر
اس کی دعا کا جواب دیتا ہے۔جس طرح اسلام ایک مذہب ہے ۔اسی طرح
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو دین عطا کیا۔ وہ بھی ایک مذہب ہے ۔حضرت
عیسیٰ علیہ السلام نے جس طرح اپنی امت کو تعلیمات دیں۔ وہ بھی ایک مذہب
ہے ۔اسلام کا مطلب یہ ہے کہ ایسا مذہب یا ایسا طریقہ کار یا اس طرح زندگی
گزارنے کا انتظام کہ جس میں انسان جو ہے سلا متی کے ساتھ رہے۔ اور جب دو
آدمی آپس میں ملیں تو وہ دونوں آدمی آپس میں ایک دوسرے کو دعا دیں۔السلام
وعلیکم اس کے معنی ہیں سلامتی ہو تم پر، جس کو ہم نے سلام کیا ہے وہ بھی
جواب میں و علیکم السلام اور تمہارے اوپر بھی سلامتی ہو یہی اسلام کا ایک
ایسا عمل ہے ۔جس عمل کو کرنا ہر مسلمان کے اوپر فرض ہے ۔اسی طرح
جب ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کی طرف غور کرتے ہیں تو
وہاں میں ہمیں یہی سبق ملتا ہے کہ جب دو بھائی آپس میں ملیں تو انہیں دعا
سے یادکرو۔ اور اگر کوئی آدمی آپ کو دعا دے تو آپ بھی جواباً اس کے لئے دعا
کریں یہ تعلیم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے کہ جب تم آپس میمیلوں تو
ایک دوسرے کے لئے سلامتی کی دعا کرو اور ایک دوسرے کی خیر خواہی اور

دوسرے کی فلاح بہبود کے لئے دعا کرو ۔اس وقت جو ہمارے سامنے وظائف ہیں
مشہور معروف وہ چار ہیں۔پہلا وید کا مذہب ہے ہندو مذہب جسے ہم کہہ
سکتے ہیں ۔دوسرایہودیوں کا مذہب ہے ۔تیسراعیسائیوں کا مذہب ہے اور
چوتھا مسلمانوں کا مذہب ہے یہ نیک مذاہب اللہ کے نیک بندے دنیا میں آئے اور
ان نیک بندوں نے انسانوں کی فلاح بہبود کے لئے اور انسانوں کو خوش رکھنے کے
لئے ،اپنے اپنے طریقوں پر جواللہ تعالیٰ نے عطا کئے تھے۔ اس کے مطابق انہوں نے
نوع انسانی کو اللہ تعالیٰ کے لئے پیغامات سنائے اور یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے
بندوں سے خوش رہتا ہے اور جب بندے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں
تو وہ بھی خوش رہتے ہیں ۔سارے مذاہب اس میں ہندومت ہو، اگر اس میں
شرک نہ ہو ،یہودی ہو ،عیسارا عیسائی ہو یا مسلمان ہو مذہبی نقطہ نظر
سے ان سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ایک اللہ وحدہ لا شریک کو تسلیم کریں
اور ایک وحدہ لاشریک کی عبادت کریں۔پیغمبروں کی تعلیمات پر جب غورو فکر
کیا جاتا ہے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہر پیغمبر علیہ السلام نے نوع انسانی کی
فلاح بہبودکے لئے نوع انسانی کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا ہے ۔اللہ تعالیٰ چاہتے
ہیں کہ ان کی مخلوق خوش رہے ،اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ زمین پر فساد برپا
نہ ہو ،اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ انسان آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں ،اللہ
تعالیٰ چاہتے ہیں کہ کوئی بندہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے ،اللہ تعالیٰ
قادر مطلق ہے، خالق ہے ،اللہ تعالیء نے ہی یہ دنیا بنائی ،اللہ تعالیٰ نے ساتھ
آسمان بنائے ،اللہ تعالیٰ نے روحیں بنائیں اور ان روحوں کو حواس بخشے اور ان
روحوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک نظام کے تحت عالم ارواح سے اس دنیا میں بھیجا اور
روح چھوٹے بچوں میں منتقل ہوکر ان بچوں کو بڑھاتی رہی اور نشوونما دیتی
رہی نتیجے میں وہ بچے بالغ اور باشعور انسان بن گئے ۔با لغ اور باشعور انسان
اس کو کہتے ہیجو صحیح کو اور غلط کو سمجھ سکے ۔غلط اور صحیح کو
سمجھ کر غلطیوں سے خطائیوں سے برائیوں سے بچتا رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے
ارشاد کے مطابق ،پیغمبروں کے ارشاد کے مطابق،حضرت موسیٰ علیی السلام کے
ارشاد کے مطابق ،حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارشادکے مطابق ،کشن جی کے
ارشاد کے مطابق اورسیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق
انسان زندگی گزارے ایک دوسرے سے محبت کرے ۔ایک دوسرے کے در پہ اظہارنہ
ہوں ،ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچائیں ۔اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ بندے اپنے
والدین کا احترام کریں ،ماں باپ کی خدمت کریں،بزرگوں کا احترام کریں اور
سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہر انسان اس بات کو تسلیم کرے دل سے اور جان
سے کہ ہم ایک مخلوق ہیں اور ہمارا پیدا کرنے والا ایک اللہ ہے ۔اللہ تعالیٰ سے
بندوں کا براہ راست رشتہ ہے ۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فر مایا ہے اور یہی
معنی مفہوم آپ کو میں بھی بیبل میں بھی ملیں گے قراہ میں بھی ملیں
گے ،انجیل میں بھی ملیں گے ،وید میں بھی ملیں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک وحدہ
لاشریک ذات ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں ہے ۔اللہ تعالیٰ نے جب اپنی صفات

بیان کی تو اس میں قرآن پاک میں بتایا گیا کہ اللہ ایک ہے اور اللہ بے نیاز ہے،
اللہ کسی کا بیٹا نہیں ہے ۔اللہ کسی کا باپ نہیں ہے ،اللہ کو کوئی خاندان نہیں
ہے توانسان جب غورکرتا ہے ،اللہ تعالیٰ کی اس فرمان پر تو اس کی سمجھ
میںیہ بات آجاتی ہے کہ کوئی آدمی کوئی مخلوق ایک نہیں ہوتی ۔مخلوق کا
مطلب ہی یہ ہے کہ بہت سارے آدمی ہوں ،بہت سارے پرندے ہوں ،بہت سارے
چو پائے ہوں ،بہت سارے جنات ہوں ،بہت سارے فرشتے ہوں ،مخلوق کبھی ایک
نہیں ہوتی ۔مخلوق کا مطلب ہے بہت سارے لوگ اتنے سارے لوگ کہ اس کا
شمار نہیں کیا جا سکتا ۔اگر شمار کیا بھی جاتا ہےتو وہ مخصوص خطے
ہیںشماریات کے تحت اس کا شمار کر لیتے ہیں۔لیکن وہ شمار صحیح نہیں ہوتا
اللہ ہی کو پتا ہے۔ کہ کتنی اس کی مخلوق ہے ۔اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں کہ اللہ
ھو صمد اللہ بے نیاز ہے اللہ کسی کا محتاج نہیں ہے ۔قادر مطلق ہے ۔جو چاہے
جب چاہے جس طرح چاہے اللہ کا حکم کائنات میں چلتا ہے ،اللہ ھو صمد اللہ
کسی کا محتاج نہیں ہے ،سب اللہ کے محتاج ہیں ۔لم یلد ولم یو لیدنہ اللہ کو
کوئی بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی باپ ہے پانچویںبات اللہ نے یہ فرمائی ہے کہ اللہ
کا کوئی خاندان نہیں ہے ۔ا س بات پر غور کیا جائے اور روحانی نقطہ نظر سے
سے سوچا جائے مذہبی نقطہ نظر سے اس بات کو سمجھنے کی کوشش کی جائے
تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف بیان کرنے میں پانچ
باتوں کا ، پانچ ایجنسیوں کا اورپانچ نکات کا بیان فر مایا ہے۔پہلی بات یہ ہے کہ
اللہ ایک ہے ۔اللہ دو نہیںہیں ۔اللہ ایک ہے۔ اب جب ہم مخلوق کے بارے
میںسوچتے ہیںتو ہمیں جواب ملتا ہے کہ ہمارے شعور ہمیں آگاہ کرتا ہے ہےہم
اس بات کو سمجھتے ہیں کہ اللہ جس طرح ایک ہے ۔اس طرح مخلوق ایک نہیں
ہوتی ۔مخلوق کا مطلب ہی یہ ہے کہ بہت سارے افراد ہوں ۔مخلوق میں آپ
نے دیکھا ہے کہ انسانوں کی بھی مخلوق ہے ،پرندوں کی بھی مخلوق ہے ،چو پائے
بھی مخلوق ہیں ،جنات بھی مخلوق ہیں،فرشتے بھی مخلوق ہیں۔اب یہ بالکل
الگ بات ہے کہ ہم جنات کو نہیں جانتے، فرشتوں کو نہیں جانتے ۔اس کی وجہ
بھی یہی ہے کہ ہم نے کبھی فرشتوں اور جنات کو جاننے کی ان سے واقف ہونے
کی کبھی کوشش نہیں کی ہےکل و الا اللہ احد اللہ آپ فر مادیجئے کہ اے محمد ﷺ
کہ اللہ ایک ہے ۔لیکن جب ہم مخلوق کی تعریف کرتے ہیں تو مخلوق کے بارے
میں تفکر کرتے ہیں ۔مخلوق کے بارے میں سوچتے ہیں ہے۔ہمیں ایک جواب ملتا ہے
وہ یہ ہے کہ مخلوق کبھی بھی ایک نہیں ہوتی ۔مخلوق کا مطلب ہی یہ ہے کہ
ایک سے بہت زیادہ افراد موجود ہوں۔اللہ ھو صمد اللہ کسی کا محتاج نہیں
ہے ۔اللہ خود قادر مطلق ہے ۔اور خود اپنی مخلوق کی خدمت کرتا ہے ۔لیکن
اسے کسی بھی مخلوق کی کسی بھی طرح خدمت کی ضرورت نہیں ہوتی ہے ۔
اللہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی باپ ہے ۔لیکن مخلوق کے لئے ضروری
ہے کہ ہو کسی کی بیٹی ہو ،کسی کا بیٹا ہو،کسی کی ماں ہو ،کوئی مخلوق
دادا ہو ،کوئی مخلوق نانا ہو ،کوئی مخلوق رشتے دار ہو ،لیکن بات یہ ہے کہ

کوئی مخلوق جو ہے وہ اللہ کی ہمسر نہیں ہے اور اللہ کے برابر نہیں ہو سکتی
۔پانچویں بات یہ ہے کہ اللہ کا کوئی خاندان نہیں ہے۔ جبکہ زمین پر موجود اور
زمین سے باہر معاورائی دنیا میں موجود مخلوق کسی نہ کسی کی اولاد ہوتی
ہے یا کسی نہ کسی کی ماں ہوتی ہے یا مخلوق باپ ہوتی ہے ۔جب تک ماں،
باپ، بہن ،بھائی اور عزیز اخرباء کا تذکرہ نہیں ہوگا۔ اس وقت تک ہم مخلوق کا
نام نہیں لے سکتے۔اب یہ بات جو میں نے آپ لوگوں کی خدمت میں عرض کی
تمام آسمانی صحا فیں موجود ہیں ۔برات میں بھی موجود ہے ،بیبل میں موجود
ہے ،قرآن پاک میں موجود ہے،اور وید میں بھی موجود ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنی پانچ
صفات بیان کی ہیں ۔پہلی ایک یہ کہ ایک اللہ ایک ہے ۔اللہ تعالیٰ کے کہنے کے
مطابق ،اللہ تعالیٰ کے فر مان کے مطابق،اللہ تعالیٰ کے ارشادکے مطابق اللہ ایک
ہے ۔ایک کے بعداللہ کے ساتھ کوئی

fig

اللہ کے ساتھ وابطہ نہیںہوسکتیۃ ۔بس وہ ایک ہے واحد ہے ،دوسری بات اللہ
تعالیٰ نے فر مائی اللہ بے نیاز ہے وہ نہ کھاتا ہے ،نہ پیتا ہے،نہ وہ سوتا ہے،نہ
اسے اونگ آتی ہے ،واحد ذات ہے اور نہ اس کا کوئی خاندان اور برادری ہے واحد
ذات ہے۔اب تصوف یا روحانیت کے نقطہ نظر سے اور تصوف کی روشنی میان
باتوں کو سمجھا جائے تو اسکی

summry

یہ بنے گی کہ اللہ ایک ہے۔ مخلوق کبھی ایک نہیں ہو سکتی ۔مخلوق کا مطلب
ہی یہ ہے کہ وہ ایک سے زیادہ افراد پر مشتمل ہو ۔اللہ بے نیاز ہے اسے کسی
چیز کی ضرورت نہیں ۔اللہ تعالیٰ نہ کھاتے ہیں،نہ پیتے ہیں ،نہ سوتے ہیں ۔
لیکن قرآن میں اور آسمانی کتابوں میں یہ بھی ہے کہ اللہ کو اونگ بھی نہیں آتی
۔اللہ کسی کا بیٹا نہیں ہے اور اللہ کسی کا باپ نہیں ہے ۔سب سے بڑی بات یہ
ہے کہ اللہ کا کوئی خاندان ،برادری ،کنبہ نہیں ہے ۔بس اللہ واحد ہے ۔اب تلاش
کرنا یہ ہے کہ روحانی نقطہ نظر سے اور مذہبی نقطہ نظرسے کہ اللہ تعالیٰ نے
اپنی پانچ صفات بیان کی ہیں۔ ان صفات میں کس طرح مخلوق کا اللہ تعالیٰ کے
ساتھ رشتہ قائم ہے ۔پانچ صفات میں سے چار صفات ایسی ہیں کہ جس کو خود
اللہ تعالیٰ نے منا کر دیا ہے کہ میرے ساتھ اس مخلوق ہم رشتہ نہیں ہو سکتا ۔
ایک یہ مخلوق ایک نہیں ہوتی ،دوسری یہ کہ مخلوق بے نیاز نہیں ہوتی محتاج
ہوتی ہے ۔پیدائش پر مجبور ہے ،بھوک پیاس پرمجبور ہے، زندہ رہنے کے لئے
وسائل کے استعمال کے لئے مجبو ر ہے اور اس بات پر بھی مجبور ہے کہ مخلوق
کا کوئی باپ ہوتا ہے۔ مخلوق کی کوئی ماں ہوتی ہے ۔مخلوق کسی کا بیٹا ہو
تا ہے اور مخلوق کسی کی بیٹی ہوتی ہے اور مخلوق کا خاندان کنبہ اور برادری
ہوتا ہے۔ اب ان پانچ ایجنسیوں میں ہمیں یہ تلاش کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ
کافرمایا :ہوا قانون میں کونسی ایسی شک ہے۔ جہاں بندہ اللہ کے ساتھ اپنا

رشتہ رسوائے کر سکتا ہے۔ جہاں بندہ اللہ کے ساتھ ایسا قانون قائم کر سکتا
ہے۔ جس تعلق کی بنیاد پر وہ اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہوجاتا ہے وہ رشتہ ہے
بے نیاز ہونا۔ انسان ہر طرف سے ذہن ہٹا کر اللہ کا نیاز مند ہو سکتا ہے۔ اچھا
وہ اپنے ارادے ہو یا نہ ہو لیکن انسان مذہبی نقطہ نظر سے وہ اللہ کا محتاج ہے
۔بھوک ،پیاس مخلو ق کو لگتی ہے، اسے پانی کی ضرورت ہے ،ایسے کھانے کی
بھی ضرورت ہے ۔اگر اللہ تعالیٰ بارش نہ برسائے اور اگر اللہ تعالیٰ زمین نہ
بنائے اور اگر اللہ تعالیٰ زمین کے اندر پیدائش کی صلاحیت نہ رکھے ،نہ پیدا کرے تو
یہاں کسی بھی صورت سے مخلوق بھوک کو رفع نہیں کر سکتی۔بارش برستی
ہے کسی بھی صورت میں انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ بارش کوئی ایسی ایجاد
ہے۔ جس کو انسان بنا سکے ۔ایسی صورت سے زمین کے اندرنشوونما دینے کی
جو صلاحیت موجود ہے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے ۔زمین کے ایک خطے
میںقریب قریب آپ ُ گلاب لگائیں ،کوئی پھول لگائیں،گہوں لگائیں ،کچھ بھی
لگائیںایک ہی خطے میں جو بیج آپ نے ڈالیں ہیں ۔ان بیجوں کی نشوونما کے بعد
وہ درخت بن جاتے ہیں ۔کتنی عجیب بات ہے کہ ایک ہی خطے میں آم کا درخت
ہے ،لیموں کا درخت ہے ،انار کا درخت ہے ،امردود کا درخت ہے ۔بہت ہیں
درخت لیکن اسی زمین سے نکلنے والی ہر شئے بالکل مختلف ہے ۔آم اس کی
شکل صور ت الگ ہے ۔آم کی خوشبو آم کا ذائقہ الگ ہے ،کیلے کی مٹھاس بالکل
الگ ہے ۔ہم جو زمین میں کاشت کرتے ہیں انناس ،گہوں،مکئی،چنا وغیرہ وغیرہ
وہ سب اپنی الگ الگ حیثیت رکھتے ہیں ۔اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ اپنی مخلوق کو روزی فراہم کرنے کے لئے زمین کے اندرجو چیزیں پیدا کرتے
ہیں۔ ان چیزیوں سے انسان خوش بھی ہوتا ہے۔ کھا کر تند روست بھی ہوتا ہے
اور اللہ تعالیٰ گندم اگانا بند کر دیں۔زمین سے تو آپ کو پتا ہے کہ انسان بھوک
سے مر جائے گا ۔ایسی صورت سے اللہ تعالیٰ جانور پیدا کرتے ہیں ۔گائے اللہ نے
بنائی اس گائے کا دودھ ہم پیتے ہیں۔گائے زمین سے گاس کھاتی ہے اور وہ گاس
اس کے نظام ہاضم میںجاکردودھ کی شکل اختیار کر لیتی ہے ۔کتنی عجیب بات
ہے کہ ایک گائے پتے کھا رہی ہے ۔بھوسہ کھا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے نظام کے
تحت وہ ہمیں اپنا دودھ بھی پلا رہی ہے۔اسی صورت سے ایک ماں ہے وہ بھی
کچھ کھاتی ہے۔ اس میں دودھ نظر نہیں آتا ۔لیکن ایک خاص

Prosis

کے تحت اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ماں کے سینے کو دودھ سے بھر دیتا ہے
اور بچے دودھ پی کر نشوونما پاتے ہیں۔ یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں
کے لئے ،انسانوں کے لئے ،مخلوق کے لئے ،گائے بھنس کے لئے بنائیں اور سب اس
سے سیراب ہو رہی ہے ۔بات تدیل ہو گئی میں مختصر میں سمری بیان کرتا
ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۔میںپانچ صفات بیان کیں ہیں۔ ان پانچ صفات
میں چار صفات کسی بھی طرح مخلوق میںداخل نہیں ہو سکتیں۔مخلوق ان چار

صفات پر پیدا ہونے پر،زندہ رہنے پر ، بو ڑھا ہونے پر مجبور ہے ۔ ایک صفت اللہ
تعالیٰ کی اسی ہے۔ یعنی وہ صفت اللہ نے قرآن میں،بیبل میں ،قراء میاور
آسمانی صحفوں میں بیان کی ہیوہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے آدمی اپنا رشتہ جوڑ
سکتا ہے۔ دنیا سے بے نیاز ہو کر اللہ تعالیٰ کا بندہ بن کر اللہ تعالیٰ سے اپنی
خواہشات پوری کرا سکتا ہے۔ یعنی جو انسان حیوانات ،جمادات ،نباتات،خود
انسانوں سے بے نیاز ہو کر اللہ کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑ لے۔ تو جس طرح اللہ
تعالیٰ بھوک فراہم کرتے ہیں ،جس طرح اللہ تعالیٰ ہوا سے زندہ رکھتے
ہیں ،جس طرح اللہ تعالیٰ دوھوپ نکالتے ہیں ،جس طرح اللہ تعالی ٰچاند کی
چاندنی سے پھلوں میں میٹھاس پیدا کرتے ہیں۔ اگر انسان مخلوق سے بے نیاز ہو
کر صرف و صرف اللہ کی ذات سے نیاز مند ہو جائے ۔اور تمام توقعات اللہ سے
وابسطہ کرلے ۔جو بھی دنیا میں کام کرے وہ ا س طرح کرے کہ اس کا ذریعہ ہے
اور یہ مسلسل آدم ڈے کئی سال سے ہو رہا ہے۔ ہمارا مشن اس آدم ڈے کو
شروع کرنے کایہی ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ تمام مسلمان تمام ہمارے عیسائی
بھائی،تمام ہمارے یہودی بھائی ،تمام ہمارے ہندو بھائی مل کر ایک ایسا پلیٹ
فارم قائم کریں۔جس پلیٹ فارم میں اپنے بندے کا اپنے آدمی کا اور عورت کا مرد
کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم ہوجائے اور یہی تمام پیغمبروں کی تعلیمات ہیں
۔حضرت ابراہم علیہ السلام، حضرت اسمائیل علیہ السلام،حضرت اسحاق علیہ
السلام یہ سارے جو پیغمبر ہیں ۔سیدناحضورعلیہ الصلوٰۃوالسلا م ،حضرت عیسیٰ
علیہ السلام ،حضرت کیشن جی ان سب کی تعلیمات پر اگر تفکر کیا جائے تو سب
کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ بندے کا اللہ سے تعلق قائم ہونا چاہئے۔اور بندے
کو اس بات کا ادراک ہونا چاہئے کہ خالق و مالک اللہ ہے ۔ اسی نے زمینیں بنائیں
اسی نے آسمان بنائے ۔اسی کی مرضی سے چاند اور سورج ہمیں زندگی اور
روشنیاں عطا فر ماتے ہیں۔آدم ڈے کا یہی ہمارا مقصد ہے کہ سارے انسان
انسان کا مطلب ہے آدم علیہ السلام کی اولاد ائما حواہ کی اولاد اپنے
جھگڑے ،تفرتیں،تصب ،قاتل و غارت گری،چھوڑ کر ایک اسے راستوں پر چلیںجس
راستے پر چلنے کی حضرت ابراہم علیہ السلام نے، حضرت اسمائیل علیہ السلام
نے،حضرت اسحاق علیہ السلام نے، حضرت دائودعلیہ السلام نے ،حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے ،حضرت عیسیٰ علیہ السلا م نے اور ہمارے آخری پیغمبر رسول
اللہ ﷺ نے چلنے کی ہدایت فر مائے ہے۔ اگر ہم سب لوگ نفرتیں چھوڑ کر تفرکوں
سے آزاد ہو کر آسمانی کتابون پر عمل کریں ۔آسمانی کتابوں میں جو تعلیمات
ہیں ان پر تفکر کر کے ایک جگہ بیٹھ کر اللہ کی وحدنیت کا پل چار کریں تو بہت
جلد ایسا وقت آجائے گا کہ انسان غم الام،فکر و
رنج ،پریشانی ،تاصف ،لڑایاں ،قاتل و غارت سے آزاد ہو جائے گا ہہر عمرہ کا جو
پراگرام شروع کیا تھاہ اس کے پیچھے ہمارا یہی مقصد ہے کہ سب انسان اللہ
کی مخلوق کو پیغمبر کی تعلیمات پر غور کرتے ہوئے ایک جگہ جمع ہو ں اور دنیا
میں یہ جو پریزی ہو رہی ہے ،دنیا میجو تاصل پھیل رہا ہے ،دنیا میں جو افرا

تفری مچی ہو ئی ہے ۔اس کو ختم کر کے اس طرح زندگی گزاریں ۔جس طرح
اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں اور جس طرح ہمارے پیغمبروں نے ہمیں زندگی بسر کرنے
کا زندگی گزانے کا طریقے انسانوں کے لئے ارشاد فر مایا ہے ۔آپ سب حضرات
آدم ڈے کے اجتماع میں تشریف لائے ،اس مین میرے یہودی بھائی ہیں، عیسائی
بھائی ہیں،میرے ہندو بھائی ہیں ،میرے مسلمان بھائی ہییہاں جمع ہوئے ہیں آپ
دعا کریں کے اللہ تعالیٰ ایساماحول پیدا کر دے کے سارے یاللہ کے استحار ہو جائے
اور اللہ جو چاہتا ہے اپنے بندوں سے پیغمبروں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے جو علوم
ہمیں عطا کئے ہیں۔اس پر عمل کریں آدم ڈے کے سلسلے میں جتنے بزرگ
حضرات مذہبی دانش ور تشریف لائے ہیمیں انکا انتہائی شکرگزار ہوں ۔ اور
دعا کرتا ہوں کے اللہ تعالیٰ آدم ڈے کے مقصد کو پورا کرنے کی ہمیں ہمت دے اور
حوصلہ عطا فر مائے ۔آدم ڈے کے سلسلے میں جن لوگوں نے تعاون کیا ہے ۔جس
طرح بھی تعاون کیا ہے ان کا میں مشغور ہوں شکرگزار ہوں اور میری دعا ہے
کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس پروگرام کو قبول فر مائے اور یہ جو دنیا میں
نفرت ،حسد ،تاثر ،لڑائی ،تنگے ،فساد ،قاتل و غارت بھی ہو رہی ہے ۔اللہ تعالیٰ
ہمیں تو فیق دے کے ہم ایسی جدوجہد اور کوشش کریں کے دنیا امن کا گہوارہ
بن جائے اور ہم اس طرح زندگی گزاریں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ چاہتے ہیاور
جس طرح ہمارے پیغمبر چاہتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی اور ناصر ہو۔
خدا حافظ

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 178

Track 2

۲۔کائنات کی بنیاد کے کیا ہے ؟(۲۸ جنوری فجر میںخطاب)

یہ ساری جو کائنات ہے یہ تو آپ کواچھی طرح پتا ہے کہ جب کوئی چیز ذہن
میں ہوتی ہے ۔تب ہی اس کا حکم ہو تا ہے ۔لیکن جب اللہ نے کن کہا سیدھی
سی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذہن میں کائنات ہو کا ئنات کا پروگرام تھا۔ جب
ہی تو اللہ نے کہا ہو جا ۔کیا ہو جا ؟ایک بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے کہا ہو جا ؟
کچھ ہو گا نہ ذہن میں کیا ہو جا ۔ایک دنیا بن جائے ایک عالم وجود میں
آجائے ،چاند بن جائے ،سورج بن جائے ،زمین ستارے بن جائیں،دریا بن جائے ،ہوا بن
جائے ،گیسیس بن جائے ،زمین کے اوپر نیچے مخلوق ہیں ہو جا کیا ہوجا ؟دراصل
بات یار جو چیز ہو جا تو کیا ہوجا ذہن مین اللہ تعالیٰ کے ذہن میں یہ ساری
کائنات ایسی طرح موجود تھی ۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے کہا ہوجا ۔اب کہاں
تھی یہ کائنات ؟سیدھی سی بات ہے آپ کہیں کے اللہ تعالیٰ کے ذہن میں تھی
ہوجا ۔کیا ہو جا ؟جو میں چاہتا ہوں ۔جو میرے ذہن میں ہے وہ وجود میں آجائے

۔یہی تو ہے نہ ہو جا ۔تو اس کا مطلب ہے کہ ایک اللہ تعالیٰ کا ذہن ہے ۔اللہ تعالیٰ کے ذہن میں ساری کائنات ہے کائنات سے مراد یہ کروڑوں اربوں دنیا ئیں ،لاکھوں سورج ،لاکھوں چاند،عززا کتاب المبین یہ سارا اللہ تعالیٰ کے ذہن میں تھا ۔اگر اللہ تعالیٰ کے ذہن کو ایک نقطہ تصور کیا جائے ۔پھر تو کچھ کہے گا نہ اللہ کے ذہن کو ایک نقطہ سے تشدید دئے گے کہ بھئی یہ اللہ کے ذہن میں تھا یعنی ایک نقطہ تھا۔ اللہ کے ذہن میں اور اسکے نقطہ کے اندر پوری کائنات اور کائنات کے اندر جتنی بھی چیزیں موجود ہیں وہ موجود تھیں۔ جب اللہ نے چار کا مظاہرے ہوتو اللہ نے'' کن ''کہا ۔کن کا بھی مطلب ہے کہ ہوجا کیا ہوجا؟ذہن میںہوگا تو ہوجا نہ بھئی ہوجا کیا ہوجا؟ا ب وہ آپ کے ذہن میں ہے کیاہو جا تو اللہ تعالیٰ کے ذہن مین کائنات موجود تھی۔ اس طرح جس طرح ہے اور رہی رہے گی ۔اب مطلب یہ ہے کہ کیا ہوجا جو اللہ کے ذہن ہے ہو جا اس کو ایک نقطہ سے تشدید دی گئی ہے ۔اللہ تعالیٰ کے ذہن میں ایک نقطہ تھا ۔اس نقطہ کے اندر کیا تھا؟ پوری کائنات تھی ۔اللہ تعالیٰ کے ذہن کو جس نقطہ کو اللہ تعالیٰ کا ذہن کہہ لو اللہ تعالیٰ کے ذہن میں جو کچھ تھا ۔اللہ تعالیٰ نے کہا ہو جا۔ وہ سب کس سب ہو گیا ۔اب یہ نقطہ کہہ لو اسے یا اللہ تعالیٰ کا ذہن کہہ لو ،اللہ تعالیٰ کا علم کہہ لو ،اللہ تعالیٰ کی قدرت کہہ لو ،اللہ تعالیٰ کی مشینیت کہہ لوکوئی بھی نام رکھ لو وہ یہ کہہ گے نہ کہ اتنی بڑی کائنات کا اگر تصور کریں تو کائنات میں جو ساڑھے گیارہ ہزار نوعیں ہیں۔ وہ سارے کے سارے کہہ رہے ہیں ا ب اللہ تعالیٰ کے ذہن کو کہہ لو نقطہ بیان کر دیا کہ جو کچھ ہے وہ ایک نقطہ میں محفوظ ہے ۔وہ نقطہ کیا ہے ۔وہ نقطہ اللہ کا ذہن ہے ۔ نقطہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہاں نقطہ لگا ہوا ہے۔ کس طرح بیان کریں گے ۔فواد تو دل کو کہتے ہیں ...حضور پاک کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فر مایا کہ جو آج رسول اللہ ﷺنے دیکھا وہ صیحح ہے۔ فواد کہتے ہیں دل کو اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ آدمی دیکھنے کا عمل محسوس کرنے کاعمل ہے وہ دل ہے ۔محسوس کرنا ،دیکھنا ،رونا ،ہنسنا ،بھاگنا ،دوڑنا ،کھا نا ،پینا جب تک وہ دل ہے یہ ساری چیزیں اندر موجود ہے۔دل

Active

نہیں ہے تو یہ کچھ بھی نہیں ہے ،آدمی ختم ہوگیا ۔بس آدمی اگر دل کی حالتیں ختم ہو جائیں تو آدمی مر جاتا ہے۔لیکن اگر دماغ ختم ہوجائے تو آدمی مرتا نہیں ہے پاگل ہو جاتا ہے ۔مرتا نہیں ہے نہ ...ہیں...نہیکومہ میں بھی نہیں چلا جاتا ،کھاتا ہے ،پیتا ہے ،سوتا ہے ،پڑھتا ہے ،دوڑتا ہے،سنتا ہے ۔دماغ اور دل ایک دوسرے سے لازم منظور ہو تے ہیں۔لیکن اگر دماغ آدمی کا خراب ہو جائے تو زندگی ضائع نہیں ہو تی اور اگر دل

leer f

ہو جائے تو تو آدمی مر جاتا ہے اگر دماغ

Fleer

ہو جائے تو آدمی پاگل ہو جاتا ہے مرتا نہیں ہے لیکن اگر دل

Fleer

ہوجائے تو پھر؟وہ مرجاتا ہے ۔خیال دماغ میں انفارمیشن ہے کہ آپ کیا ہیں ؟یہ
بھی انفارمیشن ہے ہسنا میں ہوں، زندہ ہوں، کھا رہا ہوں،پی رہا ہوں ،سو
رہا ہوں ،دوڑ رہا ہوں ،یہ کیا ہے؟خیال ہی ہے نہ یا انفارمیشن ہے ۔خیال کے
معنی ہیں انفارمیشن اطلاع اس لئے اطلاع کا جو تعلق ہے وہ دل سے ہے اور
اطلاع میں معنی بنانے کا جو تعلق ہے وہ دماغ سے ہے ۔دماغ اگر اطلاع کے معنی
نہ پہنائے تو آدمی مرتا نہیں ہے پاگل آدمی ہے ۔اطلاع کے معنی ہیں کیا پہنا رہا
ہوگا ۔لیکن دل کے تقاضے کے لئے زندگی کے لئے جو ضروری ہے مثلاً
کھانا ،پینا ،جینا ،بھی پاگل آدمی ہو ۔کپڑے اتار دے گا ،بھاگا پھرے گا ،کچھ بھی ہو
کھانا ضرور کھائے گا ۔بچپن سے جوان ہو گا ،بوڑھا ہو گا ۔اب اس کو انفارمیشن
کاجہاں تک تعلق ہے وہ دماغ سے ہے اور لائف کا جو تعلق ہے وہ دل سے ہے ۔
نہیں بات یہ ہے کہ ڈرنا تو یہ ہے کہ آپ کا ایک بیٹا ہے ۔اب ہر وہ کام برا اس
لئے نہیں کرتا کہ ابّامارے گے ۔اور ایک برا وہ اس لئے نہیں کرتا کہ میری معاشرے
میں ایک ذمہ داری ہے ۔میاگر کسی کے ساتھ برائی کروں گا تو کوئی میرے ساتھ
بھی برائی کرے گاہ تو معاشرہ بگڑ جائے گا ۔بڑا عجیب آپ نے سوال کیاہے وہاں
لوگ بہت ساری باتوں کا ترجمہ اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈر و ،اللہ سے ڈرو ،لیکن
اللہ تعالیٰ ڈر اور خوف کو منا فر ماتے ہیں ...کہ اللہ کے دوستوں کو خوف اور
غم نہیں ہو تا ۔کہ اللہ کے دوستوں کو خوف اور غم نہیں ہوتا تو اللہ کیسے کہے
دئے گے کہ ڈرو ،تو یہ تو کنڈیسٹر ہو گیا نہ یہ تو آیت کا ترجمہ دو چیزیںہو گئیں
ورآن میں ہے ...اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اللہ کے دوستوں کو خوف اور غم نہیں ہو
تاہدوسرا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب لوگوں کو خوف اور غم ہو تا ہے ہوہ اللہ
کے دوست نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرے دوست نہیں بنوں ...وہ اس
لئے کہ اللہ کے دوستوں کو خوف اور غم نہیں ہو تا اور اللہ یہ کہے کہ میرے
دوستوں کو غم اور خوف ہو تا ہے تو یہ دونوں باتیں کیسے ہو سکتی ہیں ...
بھئی...؟تو بہت ساری چیزوں کی تقویٰ کے معنیٰ ہیں ڈرو اور پتا نہیں اللہ ہی
جانے کیا کیا ہیں ہہمارے بزرگ علمہ اکرام ہیں کیاکہیں کہ قرآن میں کیا ٹکرائو
ہے ایک دوسرے کی آیت میں اللہ ستر مائو ں سے زیادہ محبت کرتا ہے ۔اللہ نے
یہ کبھی فر مایا ہے کہ: بھئی کچھ چیزیں ایسی ہیں جو مجھے پسند ہیںاو ر کچھ
چیزیں مجھے پسند نہیں ہیں ہوما ادرک ...ومادرک...آپ کیا سمجھے اعلیٰ زندگی
کیا ہے؟ اور آپُ کیا سمجھے کہ اسوت زندگی کیا ہے؟ ایک ریکارڈ ہے ۔ایک پہنچی
کتاب ہے ۔ویڈیو فلم ہے ۔اب اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ دیکھوبھئی اگر تم
چھری ہاتھ میں مارو گےہ تو ہاتھ کٹ جائے گاہ زیادہ چھری جب استعمال کرو
گے تو احتیاط کرو کہ ہاتھ نہ کٹہے یہ سمجھ لو کہ چھری ہاتھ میں پکڑ نے سے

ڈرو۔ اگر چھری ہاتھ میں پکڑ نے سے ڈر گئے تو چھری سے متعلق بت شمار کام
ہیں ہو کیسے ہو نگے تو قرآن ہے کنڈیشنر تو نہیں ہو سکتا نہ یا ہو سکتا ہے ؟
ترجمہ یہ ہے وہ جانے یا اللہ جانے اب ان کی بیت پر شک تو نہیں کیا جا سکتا ...
جی...اللہ کا احترام کرلوں اللہ تعالیٰ کا احترام کرو اور وہ چیزیں کو اللہ نے
پسند ہیں وہ نہ کرو، اور جو چیزیں اللہ کو پسند ہیں وہ کرو ۔اللہ تعالیٰ کا
احترام کرو اللہ سے محبت کرو ۔اب محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ کے محبوب کو
جو چیزیں پسند ہیں وہ آپ کریںاور جو چیزیں نہ پسند ہیں وہ نہ کریں ۔دوسری
بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی چیزوں کو منا کیا ہے ۔اس میںاللہ تعالیٰ کا
کوئی فائدہ نہیں ہے ۔جتنی چیزوں کی اللہ تعالیٰ نے ہدایت فر مائی ہیں اس
میں اللہ تعالیٰ کا فائدہ ہے۔بھئی اللہ کا کوئی فائدہ ہو رہا ہے ؟اللہ تو بے
نیازہے ۔اللہ هو صمد تو یہ ترجمہ میں بہت ساری جیسے ابھی ...اب نیکی یہی
نہیں ہے ۔یعنی زبردستی نماز کو نیکی بنا دیا ۔سیدھا ترجمہ ہے نیکی نہیں ہے
اب یہی ڈال دیا اور اس میں ویسا معنی نہیں ہے ۔یعنی یہی کہاں سے آگیا ۔اس
کا تجربہ ہوا کہ نماز پڑھنا یوں تو اگر آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریںگے ،اللہ
تعالیٰ مکی تعمیل حکم کریں گے ۔ظاہر ہے اس کو آپ اچھائی کا نام کوئی اور
نہیں دے سکتے لیکن ترجمہ میں یوں گڑ بڑ ہوگئی ہے نہ جی ویسے نیکی نہیں
ہے ۔ویسا البرا نہیں ہے نیکی ...نیکی تم کرو اپنے منہ ...ہیں قبل المشرق ہے یا
ہے مشرق کی طرف قبل المغرب ہے یا مغرب کی طرف یعنی نماز جو ہے وہ
آپ کی ڈیوٹی ہے فرض ہے۔ یہ نہیں چھوڑ سکتے کسی بھی حال میں نیکی کا
مطلب یہ ہے کہ اسے اگر آپ چھوڑ دیں تو کچھ نہیں کوئی حرج نہیں آپ کریں
گے ۔آپ کا فائدہ ہو گا آپ نہیں کریں گے آپ کا نقصان ہو گا ۔لیکن نماز تو نیکی
نہیں ہے۔ نماز تو آپ کیا فرض ہے ۔چھوڑ ہی نہیں سکتے کھڑے ہو کر پڑھو ،بیٹھ
کر پڑھو،لیٹ کر پڑھو ،آنکھیں بند کر کے اشارے سے پڑھو ،آنکھ کے اشارے سے بھی
نہیں پڑھ سکتے تو قضاء کرو ،کضاء بھی نہیں کر سکتے تو ذمہ داری ہے اپنے
عزیز رشتے داروں کہ وہ کیاکرتے ہیں قضاء تو نماز کو آدمی کسی بھی حال میں
نہیں چھوڑ سکتا ۔نماز جو ہے وہ ہر آدمی کی ڈیو ڈٹی ہے کرنا ہی کرنا ہے بس
نہیں چھوڑ سکتے آپ ...اب قبل المشرق ومغرب ٹھیک ہے ، نیکی نہیں ہے کہ تم
منہ کرو بیت المقدس کی طرف یا خانہ کعبہ کی طرف پھر کیا ہے۔ فرض ہے
نہیں چھوڑ سکتے یعنی ڈیو ٹی ہے... اور نیکی یہ ہے کہ ...اب یہ بڑی عجیب بات
ہے کہ آدمی کہتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں اب اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان
الگ چیز ہے اور مومن الگ چیز ہے ...نیکی یہ ہے کہ آدمی مومن ہو ۔مومن سے
مراد اس کا اللہ کے ذات طریقی ہو اور یقین مشاہدہ سے مشروت ہو۔اور جب
تک آپ کو مشاہدہ نہیں ہو گا یقین کی تکمیل نہیں ہو گی ۔یعنی آپ اللہ کو
دیکھتے ہو ...لیکن نیکی یہ ہے کہ آپ کا یقین ہو آپ اللہ کو دیکھ سکتے ہوں اب
کہتے ہیں کہ اللہ کو کون دیکھ سکتا ہے ؟کیوں نہیں دیکھ سکتے ...کسی بندے
کی ہمت ،ساکت،مکبرتۓ کچھ بھی کہیں لیں نہیںہے کہ وہ اللہ کو دیکھ سکے ...

یہ کہ اللہ اس سے ہم کلام ہو سکے ...وحی کے ذریعے ...یا پردے کے پیچھے سے
اللہ تعالیٰ قیام فر ماتے ہیں :ایک پردہ پڑا ہوا ہے اس پردے کے پیچھے ایک جھلک
ہے اللہ کی...پردے کے پیچھے سے اور رسول اللہ ہے لیا کسی قاصب کے ذریعے اللہ
کہیں بھی کوئی فرشتہ بھیج دے جیسے ایک فرشتہ تو نبیوں کے اوپر آتے ہیں ہاں
عام لوگوں سے مراد یہ ہے کہ انبیاء کے علاوہ بھی فرشتے آتے ہیں اور ...جس
طرح اللہ چاہے وحی بنا دے کسی آدمی کی م سکت ہمت نہیں ہے کہ وہ اللہ
سے ہم کلام ہو سکے ...مگر وحی کے ذریعے وہ قاصب بھیج دے ...جسے اللہ چاہے
اسے وحی کر دے۔ اس کا سیدھا سا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ہم کلام ہو
تے ہیں ۔اچھا اس میں انبیاء اکرام علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کے کلام کی فضلیت
بیان بھی ہے وہ اپنی جگہ ہے اور غیر انبیاء پر وحی نازل ہو ئی ہیں وہ بھی اپنی
جگہ ہے۔ دیکھئے

category

ہو گئی نہ اب مثلاً اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں کہ میں شہد کی مکھی پر وحی کرنے
کا نا عوذبا اللہ ...تھوڑی ہوئی یعنی اللہ تعالیٰ

speer

کرتا ہے ۔اللہ تعالیٰ متواجہ ہو تا ہے۔ اللہ تعالیٰ بندے کو بندے میں وہ مکھی بھی
شامل ہے اپنی طرف متواجہ کرتا ہے۔ اس کو ہدایت دیتا ہے ۔اب شہد کی
مکھی کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے اس کے نتیجے میں دیکھئے شہد آتا ہے ۔اب
ترجمہ اس طرح ہو اہے کہ آدمی کیا کرے ۔بس یہی ہے خود بھی تو غور کرو
بس ترجمہ دیکھا صیحح ہے بس صیحح ہے بھئی آدمی خود بھی تو غور کرے اتنا تو
پڑھ لو جو ترجمہ ہے ...ساری دنیا جانتی ہے کہ لہسل کا مطلب ہے نہیں یہی
کہاں سے آگیا ۔اس میں پڑھا ہے نہ آپ نے قرآن اچھا تو یہ تو بہت اچھا ہوا اس
لئے کہ یہ جو حدیث سے ہے اس مین کوئی گڑ بڑ نہیں تھی سمجھ کی بات ہے
سمجھنے کی بات ہے۔ اگر کچھ خدا نخواستہ گڑ بڑ ہوتی تو نیت خراب ہو تی تو
وہ قوسین نہ لگاتے ۔لیکن یہی قوسین لگا دی کیوں لگائی سیدھا سیدھا ترجمہ
کیوں نہیں کیا ؟نیکی نہیںہے نہ کہ یہ نہیں ہے کہ بھئی کیوں نہیں کیا ؟نیکی
نہیں ہے نہ تو نیکی یہی نہیں ہے ۔یہی پر قوسین ہوں لگا کہ آپ لوگ سوچنا
بھی چاہے نہ دماغ استعمال کرو قوسین کیوں لگا یا ؟کیوں لگا یا ؟یہ پاگل آدمی
ہے سمجھنے کے لئے سمجھانے کے لئے قوسین کی ضرورت کیا تھی ...بھئی...؟اسے
نیکی یہی نہیں ہے ۔اس کا ضمیر وہاں ضمیر نے چیک کیا ان کو بھئی آگے بھی تو
دیکھو لہسل مل رہا نیکی نہیں ہے ...نیکی تم اپنے منہ کرو ...مشرق کی طرف
...مغرب کی طرف اب مشرق اور مغرب کی طرف کرنے کاکیا مطلب ہے ؟کیا
ہے ؟ہے نہ ...بھئی ...؟مشرق مغرب کے بغیر نماز ہو تی ہے ؟کیا مشرق مغرب
کے بغیر نماز نہیں ہو تی ؟ قرآن شریف میں جب یہ حکم ہوا بیت الشریف کا تو
حضور بیت ا لمقدس کی طرف نماز وہ ہے نہ آپ گئے ہیں حج کرنے گئے ہیں ۔

وہ کہتے ہیں نہ مسجدا کبرا پہن ہاں تو وہاں تو آپ کی مووی بنے گی مہراب
کا نشان بھی ملے گا ۔اس میں بقید ہے کہ یہ سوچ لینا کہ چلو تم نماز اور وہ
نماز نہیں ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف خانہ کعبہ کی طرف منہ کر لیا اوور خانہ
کعبہ مغرب میں ہے اور بیت المقدس بھی خانہ کعبہ ہے ۔یہ کوئی آپ مشرق
کی طرف کریں منہ کریں یعنی یاآپ نماز پڑھیں مغرب کی طرف اپنا رخ کریںیا
کعبہ شریف کی طرف یہ آپ کی ڈیو ٹی ہے اسے آپ کسی بھی حال میں چھوڑ
نہیں سکتے کھڑے ہو کر پڑھو ،بیٹھ کر پڑھو ،لیٹ کر پڑ ھو ،آنکھوں کے اشارے سے
پڑھو اگر یہ بھی نہں کر سکتے تو قضاء کرو ہت کیا ہوا یہ ؟یہ ایسی باتیں اللہ
میاں کہتے ہیں کہ خود خوشی حرام ہے۔ہمیں نہیں پتا کہ تم بھوکے مر جائوں۔
آپ کہے جی نیکی یہ نہیں ہے کھانا کھائوں اور مرجائو ۔نیکی تو اللہ تعالیٰ کہتا
ہے کہ ...اوردیکھئے نیکی یہ ہے ...اللہ کے اوپر آپ کا ایمان ہوے لیکن مسلمان
ہو نا الگ بات ہے ...یہ کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں ۔لیکن ابھی ان کے دلوں میں
ایمان داخل نہیں ہوا تو مسلمان ہو نا ایک الگ چیز ہو گئی یعنی کہ مسلمان
الگ چیز کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسلام الگ الگ ہے ۔مطلب یہ ہے کہ

category

جب تک آدمی مسلمان نہیں ہو گا ایمان کہاں سے داخل ہو جائے گا۔ لیکن
مسلمان ہو نے کے ساتھ ساتھ یہ بھی داخل ہو ۔اب تقریرہو گئی ...اور یوم
قیامت پر جوکچھ ہم کر رہے ہیںاس کی جزا سزا کے لئے یوم آخرت بھی آگئی
ہے... ولافرشتہ...اور فرشتوں کے اوپر...وا لکتاب ...اللہ تعالیٰ نے کتابیں نازل کی
ہیں اس میں صحفیں بھی شامل ہیں...ولانبیین...جتنے بھی انبیاء پیغمبر ایک لاکھ
چوبیس ہزار ہے لوگوں نے اندازے لگائے ہیں ...اور اپنا مال خرچ کرو اللہ کی
محبت میں ...الاحوبیہی ...کہاں خرچ کرو زلیل زلیل قربا...اس کی

category

بنی ہوئی ہے ۔ سب سے پہلے جو اپنے عزیز رشتے دار خاندان اس میں جو غریب
ہیں ان کو دو ...اور اس کے بعد وہ یتیم ہو، اس کی کوئی شرئط نہیں کہ وہ
رشتہ دا ر ہو کوئی بھی ہو ہندو ہو، مسلمان ہو ،کافر ہو جو بھی ہو وہ اس
لئے کہ اللہ کی مخلوق ہے نہ ایک آدمی کافر ہے فرض کرو اللہ تعالیٰ سب کو
اسلام کی دولت سے مالا مال کر دیا ہے اب ایک کافر ہے تو وہ آدمی بھوکا مر رہا
ہے تو مسلمان کا کیافرض ہے جائو ں اس کی جان بچائویا اسے مرنے دو ؟جان
بچائو گے یا مرنے دو گے۔یا یہ سوچے کہ اچھا ہے کافر ہے مرجا ئے ایک کم ہو جائے
گا ۔یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ آج تم نے روٹی کھیلا دی اور وہ جناب اللہ تعالیٰ؟ نے
اسے توفیق دی وہ مسلمان کیا متقی بن جائے۔پتا تھوڑی ہے کسی کو ...یتیموں
کو ...مسکینوں کو ...مثلاً اسکول ہیں ،مسجد ہیں،ہسپتال ہیں ، کنویں ہیں
لوگوں کے اسکول ہیں ،بچوں کی تعلیمی تر بیت ہیں ،شادی بیاہ ہیں یہ سب
سلین میں آتے ہیں ۔آگے ہیں سالین نہیں ہے ،وسالینہ ہے میں سائلین سمجھا تھا

سائلین معنی سوار کرنے والا غیبب بھروا ر یشان اور اس کا وہ بھی وما سا ئلہ...
جو تم سب سوال کرو اس کا جڑ تو نہیں کیا پتا ہے وسائل سے کھاتا ،پیتا ،موٹا،
تازہ اچگا کھانے پینے والا اندر سے بھوکا ہو یہ حکم ہے کہ جھڑ کوں نہیں ...
جھڑکوں نہیں اس کی مدد کر دو اگر مدد نہیں کر رہے تو خاموش ہو جائو ۔اب
اکثر بھئی کیا کریں پتا تو ہوتا نہیں ہے اگر پتا نہیںہے تواگر کچھ دینا نہیں ہے تو
اس سے لڑنے جھگڑنے کی کیا ضرورت ہے ؟بھئی معاف کر دینا ۔کچھ بھی ہو ابہ
ادھر بہ ادھر آ وہ وسائل ہیں ...خود غلام جو خود کو آزاد کرنے یعنی جن کی
گردنے پھسی ہوئی ہیں ہوے...اب ہے نماز صلات کا مطلب نماز بھی ہے ۔صلات
کا ترجمہ جو ہے وہ رحمت کا اصول بھی ہے اور صلات کا ترجمہ اللہ تعالیٰ سے
قربت بھی ہے۔ صلات کا ترجمہ اللہ تعالیٰ سے ایسی قربت ہے جس میں اللہ
تعالیٰ کی صفات کا مشاہدہ ہو تا ہے ... یعنی میراج کا کیا مطلب ہے غیب کی
دنیا میں داخل ہو نا۔ یہ نماز ایساذریعہ ہے جس کو صیحح طریقہ پر ادا کر لیا
جائے تو نمازی غیب کی دنیا میںداخل ہو جاتا ہے ۔یعنی اللہ کی اللہ تعالیٰ کو بڑی
قربت ...یعنی جو کچھ تم کسی سے وعدہ کرو اس کو پورا کرو ،لین دین میں
خیانت نہ کرو...آگے یہ ساری

category

ہے اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ نیکی کیا ہے؟ اور ڈیوٹی کیا ہے؟نماز ڈیوٹی ہے۔
فرض ہے ۔بس ہم نہیں چھوڑ سکتے۔ اب یہاں صورت یہ ہے کہ اکثر یت
مسلمانوں کی میں بھی اس میں شامل ہو ں۔ اللہ معاف کرے ۔نماز کی کوئی
رافیت ہی نہیں ہوتی۔ ایک دوسری بات یہ ہے کہ کوئی بھی دنیا کا کام اس
وقت تک صیحح نہیں ہوگا ۔جب تک کہ آپ ذہنی یکسوئی کے ساتھ نہ کریں۔
جناب ایک

accountant

ہے ان کو خلفاشار ہے توکبھی حساب صیحح نہیں ہوگا ٹوٹل میں غلطی ہو تی
چلی جائے گی ۔اور آپ کو نوکری سے نکال دیا جائے گا ۔یارکھے گا ؟اب نماز ایسی
چیز ہے اس میں خلفاشار کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں ۔کیوں ہے ؟ایک تو یہ کہ
نماز میں ہم جو کچھ پڑھتے رہتے ہیں ہمیںپتا ہی نہیں ہے کہ ہم کیا پڑھ رہے
ہیں ؟ترجمہ نہیں یاد ہے ۔آٹھ دس سورتیں یاد ہو تی ہیں مسلمانوں کو المترہ
...ویسے تو یاد ہو تی ہے ۔کون سی دنیا کی ایسی زبان ہے جو بغیر ترجمہ کے
جس میں آپ کامیاب ہو جائیں۔ بغیر ترجمے کے ہی کوئی ہاں... بھئی...؟بس
اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش رکھے ۔اللہ تعالیٰ آپ کے اندر غورو فکر کی جو
صلاحیت آپ کے اندر دی ہیں۔ ان میں اضافہ بھی ہو اور اس کو استعمال کرنے
کی بھی توفیق عطا فر مائے۔ یہ بات غورو فکر کی ہے ......اللہ تعالیٰ نے بہت
جگہ ارشاد فر مایا کہ: غور کرو ،سوچ و وچار کرو ،کھوج لگائو ...اے پیغمبر ﷺ ان
سے کہو کہ زمین میں گھوم جائیں ،اللہ کی قدرت کا مشاہدہ کریں۔کیا مطلب

ہے اس کا ؟کیا مطلب ہے ؟یعنی ذہن استعمال کرنا ہے ہم کاروبار میں بھی ذہن
استعمال کرتے ہیں بچوں میں بھی ذہن استعمال کرتے ہیں ہر چیز مین ذہن
استعمال کرتے ہیں اگر استعمال نہیں کرتے تو عبادت نہیں ہوتی ہے اللہ و اکبر
السلام وعلیکم میں تو بھئی آپنی بات کہتا ہوں آپ کا تو پتا نہیں ایک دفعہ تو
اتنی دماغی اتنا خلفاشار ہو تا میں اپنی بات کہہ رہا ہوںسلام پھر لیتا ہو پھر
سوچتا ہو ں کو نسی صورت پڑھی تھی میرے خیال ہے سب ہی کو ہوتی ہوگی
اللہ معاف کرے تو یہ نماز نہیں ہو ئی تو اسی طرح کا آپ کو خلفاشار حساب
کتاب میں ہو

acountent

ہو آپ تو کیا ہو گا ؟ہیں کیا ہوگا ؟ہاں اب گاڑی چلا رہے ہیں ذہنی خلفاشار
ہو گا تو کیا ہو گا ؟بچوباسکول ٹیچر ہیں بچوں کو اسکول پڑھا رہیں ہیں ذہنی
خلفاشار ہے تو کیا ہوگا ؟اچھا اور سنے ذہنی خلفاشار ہے بہترین کھانا کھا رہے
ہیں کیا ہو گا ؟مزا نہیں آئے گا صحت خراب ہو جائے گی کھا نا لگے گا ہی نہیں
بھئی تو یاروں ذہنی خلفاشار سے دنیا کو کوئی کام نہیں ہو رہا ہے اور ذہنی
خلفاشار سے اللہ کا فرض بھی پورا ہو جائے گا ؟تو ذہنی خلفاشار کی ایک بڑی
وجہ یہ بھی ہے کہ بہت ساری وجوہات ہیں کہ ہم جو پڑھتے ہیں اس کا
ترجمہ ب بھی آئے تو کم از کم بھئی اللہ کے بندوں آج یہ طے کر کہ اٹھو جو
چھوٹی چھوٹی جو سورتیں ہیں آٹھ دس اس کا ترجمہ بھی یاد کرو یانماز میں جو
ہے سبحان رب العلیٰ سبحان رب العظیم اس کا ترجمہ بھی یاد کر روکیا ترجمہ
یاد نہیں ہو سکتا اچھا سورتیں تو یاد ہی ہیں اصل مشکل تو ہمت کرنا ہے
تھوڑی سی اور ہمت کرو اس کا ترجمہ یاد کر لو جب نمازپڑھوتو اس کا ذہن
میں کچھ آئے گا نہ یارالحمد اللہ سب تعریفیں اللہ کے لئے رب اللعالمین ہمیں تو
پتا ہی نہیں ہے رب اللعالمین کا کیا مطلب ہے الرحمن الرحیم مالک یوم الدین
کیا جب آپ سورتیں حفظ کرسکتے ہیں تو ترجمہ کیوں نہیں یاد کر سکتے ہ
ترجمہ یاد کرناآسان ہے یا حفظ کر نا آسان ہے اچھا جب ہم ترجمہ یاد کریں گے
تو اس میں امکان ہے اس بات کا ...ہمارا دل لگائے گا ذہن بھٹکے گا نہیں جب
ہم ڈیڈ کہ نماز ادا کریں گے تو ہمیں اللہ کی ربوبیت کاعظمت کا احساس ہو
گا ڈیوٹی کا اب یہ کسی ڈیوٹی ہے السلام وعلیکم سترہ رکعت پڑھ لی عشاء
کی اب سوچ میں بیٹھے ہو ئے ہیں فرض میں کونسی صورت پڑھی تھی سنت
میں کونسی صورگت پڑھی تھی اتیاتو پڑھی تھی یا نہیں ارے دیکھو اتنا تیز ذہن
کام کرتا ہے اسلا م وعلیکم ورحمتہ اللہ ،السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ تو آدمی یہ
سوچتا ہے کہ یار ہیں نماز ختم ہو گئی سترہ رکعتیں پڑھ لی پانچ منٹ بھی نہیں
ہو ئے نہیں ہو گا ایسا ؟بھئی میرے ساتھ تو ہو تا ہے آپ کے ساتھ نہیں ہو تا آپ
فرشتے ہو نگے آپ کے سا تھ نہیں ہو تا ہو گا تو یہ کیوں ہوتا ہے ؟کہاں ہو تی
ہے ہمیں تو نہیں ہو تی یار ارے یار پانچ منٹ میں سب کچھ ایسا لگتا ہے ختم

میں بس اسے دبا دب اسی اسپیڈایسا لگتا ہے وہ ناعوذبا اللہ نماز نہیں پڑھ رہا
گاڑی چلا رہا ہے بری بات ہے نہ اس کی وجہ یہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم
جو کچھ بھی پڑھتے ہیں نہ اسکو سمجھ نہیں رہے ۔اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی
اور ناصر ہو اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش رکھے ۔کل میں غیر حاضر رہا اور
اسکی وجہ یہ ہے کہ میری طبعیت کچھ زیادہ ہی خراب تھی ۔آج مین نے کہا
طبعیت اچھی ہو کراب ہو آپ لوگوں کے پاس آکر بیٹھوں ۔آپ کو دیکھو اپنے آپ
کو دیکھا ئوں گا جو کچھ سنگار ہے ہارے سنگار نہیں کرتے لوگ بھئی وہ سنگار
کر کے آیا پگھڑی بان کر آیا۔ کوئی لوگ سمجھے علماء مفتی صاحب آئے ہیں ۔آپ
سب حضرات تشریف لائے اس محفل میں اپنے کاموں کو چھوڑکے گرم گرم
بستروں کو چھوڑ کر آپ لوگوں کو تھوڑی سی تکلیف ہوئی ہو گی ۔تو میں آپ
حضروت کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ حضور قلندر بابا اولیاء کے عرس میں
تشریف لائے اور الحمد اللہ اس مرتبہ پروگرام بھی اچھا رہا اور الحمد اللہ اس
مرتبہ حاضری بھی اچھی رہی ہے اور انشااللہ اس حاضری کے پیچھے کوئی مقصد
بھی ہو نا چاہئے۔ ٹھیک ہے آپ آئے الحمد اللہ اب یہاں سے جانے کے بعد بھی یہاں
جو کچھ بھی آپ نے سنا ہے اس پر عمل کریں۔ جو میں نے عرض کیا ہے یارو کے
جو سورتیں ہیں اس کا ترجمہ تو یاد کر لو۔ کوئی مشکل کام کوئی مشکل کام
تو نہیں ہے۔ کہ رات دن ہائے دنیا ہائے دنیاہائے دنیا سب یہی چھوڑ جائو گے
کوئی لے جا تو سکتا نہیں ہے۔ تو کم از کم آدھا گھنٹا بیس منٹ ایسا نکال لو
جس میں قرآن کا ترجمہ پڑھ لو کوشش کرو کیا ہے۔ جب نوکری پر جاتے ہیں نہ
صبح جلدی اٹھے نماز پڑھ لی پندرہ منٹ قرآن شریف پڑھ لیا ترجمے کے ساتھ تو
آہستہ آہستہ قرآن پڑھو گے تو قرآن بھی تو کھنچے گا ۔آپ کو اپنی طرف تو
مشکل ہے ۔اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو آپ سب تشریف لائے آپ کا
مین بہت شکریہ ادا کرتا ہون جہاں جہاں بھی آپ تشریف لیجائیں۔ اپنے عزیزوں
کو دستوں کو اپنے رشتے داروں کو سن کو میرا سلام کہنا اور میرے لئے اس
سلسلہ عظیمیہ کے لئے دعا کرا ئے گا اگلے سال انشااللہ زندہ رہے۔ پھر ملاقات
ہو گی ویسے آپ لوگوں کی دعائیں میرے ساتھ رہیں اب تو ڈاکٹر بھی کہتے ہیں
کہ تمہارا تو کوئی اور ہی چکر ہے بھئی۔ اس لئے آدمی نہیں جی سکتا کہ دماغ
کے پانچ سال جل گئے اور دل کے سارے وال بند رہے تو ڈاکٹروں نے کچھ جھٹکے
اوٹکے دئے پتا چلا کہ دل کے وال تو بالکل ہی بند ہیں کام ہی نہیں کر زرہے۔ دل
کے اوپر جو دل ہے تو دل کے اوپر دو راگیں یہاں نکل آئیں دو راگیں یہاں نکل آئیں
تو ڈاکٹر نے کہا بھئی آپریشن کر دیتے ہیں آپریشن کہاں کریں کیسے کریں ۔اچھا
بھئی بہت شکریہ السلام وعلیکم ۔اختتام

★★★★★★★